(۴)

حضرت ام الفضل کے بطن سے حضرت عباسؓ کی سات اولادیں ہوئیں چھ بیٹے فضلؓ، عبداللہؓ، عبیداللہؓ، معبدؓ، قثمؓ، عبدالرحمٰنؓ اور ایک بیٹی ام حبیبہ۔ ارباب سیر نے لکھا ہے کہ یہ ساری اولادیں نہایت قابل تھیں۔ بالخصوص حضرت عبداللہ اور حضرت عبیداللہ نے علم وفضل کے اعتبار سے اتنا بلند مرتبہ حاصل کیا کہ اساطینِ اُمّت میں شمار ہوئے۔ علامہ ابن اثیر نے اُسدُ الغابہ میں لکھا ہے کہ عبداللہ بن یزید الہلالی شاعر نے ایک دفعہ حضرت ام الفضل کی خوش بختی پر ان اشعار میں فخر کیا۔

ما ولدت نجیبۃ من نحل کستۃ من بطن ام الفضل
اکرم بہا من کہلۃ وکہل عم النبی المصطفیٰ ذی الفضل
وخاتم الرُسل وخیر الرُسل

حضرت ام الفضلؓ سے تیس احادیث مروی ہیں۔ ان کے راویوں میں حبر الامت حضرت عبداللہؓ اور دوسرے فرزندان عباسؓ اور حضرت انسؓ بن مالک جیسے جلیل القدر اصحاب شامل ہیں۔

تقاضا کجا التجا بھی نہیں

عبدالرحمٰن عاجزؔ

بایں پردہ داری چھپا بھی نہیں
مگر وہ دکھائی دیا بھی نہیں

یہ اعجاز ہے میکر محبوب کا
جدا بھی ہے اور وہ جدا بھی نہیں

اگر تم نہیں دردِ دل آشنا
تو پھر دردِ دل کی دوا بھی نہیں

ابھی سے تم اتنے تڑپنے لگے
ابھی قصۂ غم کہا بھی نہیں

کچھ اس طرح دل نے پکارا انہیں
کہ اب دھڑکنوں میں صدا بھی نہیں

تمہیں نے یہ بخشی ہیں ویرانیاں
کوئی دل میں اب مدعا بھی نہیں

زمانے نے وہ کچھ دکھایا ہمیں
کسی نے جواب تک سنا بھی نہیں

وفا کے ہیں وہ مدعی آجکل
کہ جن میں تمیز جفا بھی نہیں

ابھی سے تم احساں جتانے لگے
ابھی دل پہ نشتر لگا بھی نہیں

پڑھا جو علیکُم بذاتِ الصُّدُور
تقاضا کجا التجا بھی نہیں

وہ منزل ہے نزدیک عاجزؔ جہاں
پرائے کجا اقربا بھی نہیں